طرف سے کیے جانے والے اعتراضات پر اپنائی تھی۔ چنانچہ اس روش کے نتیجے میں وہ جمہور علما [؟] کے مدمقابل ایک فریق کی حیثیت اختیار کرتے چلے گئے" (ص ۳۱۷)۔ اس ٹکڑے میں الزام تراشی اور مبالغہ آمیزی کا وہ لحن کارفرما ہے جو گذشتہ صدی کے پانچویں اور چھٹے عشرے میں منظر پر چھایا ہوا تھا [موصوف نے یہ عجب دعویٰ کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مولانا مودودی نے اس غوغا آرائی کا جواب نہ ہونے کے برابر دیا، اور ان کے رفقا نے گنتی کی چند چیزوں کے سوا کوئی جواب نہیں دیا، جب کہ دوسری جانب سے تنقید کا ایک طوفان اٹھایا جاتا رہا]۔ سبحان اللہ، ان 'جمہور علما' میں سے واقعی کتنے حضرات نے خداترسی اور علمی مناسبت سے تنقید کی اور کتنے حضرات نے عصبیت کی چوکھٹ پر سچائی، اخلاق، علم اور شائستگی کا خون کیا؟ مذکورہ بالا فردِ جرم کا جائزہ اور 'جمہور علما' کے اسلوبِ نگارش کا گل دستہ اس مختصر تبصرے میں پیش کرنا ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان 'کرم فرماؤں' کو خوش رکھے۔ (سلیم منصور خالد)

لمعاتِ زنداں، خرم مراد، مرتبہ: لمعت النور۔ ناشر: منشورات، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ فون: ۵۴۳۴۹۰۹۔ صفحات: ۱۰۶۔ قیمت: ۶۰ روپے۔

۴۳ سال بعد، یہ اس کتاب کی طبع نو ہے۔ یہ محترم خرم مراد کے اپنی اہلیہ کے نام خطوط کے آئینے میں ایوب خاں کے اس دور کی تصویر ہے جب حکومت اپنی دانست میں جماعت اسلامی کا نام ونشان مٹانے کے درپے تھی اور اس پر پابندی لگا کر تمام رہنماؤں کو پابندِ سلاسل کر دیا تھا۔ خرم مراد اس وقت جماعت اسلامی ڈھاکا کے امیر تھے۔ ڈھاکا جیل کے شب و روز سے زیادہ، یہ خطوط آزمایش کے اس مرحلے میں، ایک مومن کے جو جذبات و کیفیات ہونا چاہییں اس کے آئینہ دار ہیں۔ اپنے رب سے تعلق، قرآن سے تعلق، تحریک کے اس مرحلے پر ایمان افروز تبصرے، کامیابی کا یقین، ساتھ ہی اپنی رفیقۂ حیات کو صبر و حوصلے کی تلقین، قاری ایمان و یقین کی ایک کیفیت سے گزرتا ہے۔

یہ تحریک کے ہر کارکن کے لیے ذاتی تربیت و تزکیہ کی کتاب ہے۔ خرم مراد سے جو واقف ہیں، ان کے لیے اس میں مزید لطف ہے۔ ان کی اہلیہ محترمہ لمعت النور نے ان خطوط کو خود مرتب کیا ہے، اور 'اسلامی جمعیت طلبہ کی نوخیز زندگیوں' کو ہدیہ کیا ہے۔ (محمد اسماعیل)